بیان دہلوی کے یہ دونوں مرثیے اب تک غیر مطبوعہ ہیں اس لئے دونوں مکمل مرثیے یہاں درج کئے جاتے ہیں۔

مرثیہ

گیا ہے کون دنیا سے نراسا ① لیا جنگل میں جاکر کس نے باسا
گلا کاٹا گیا کس کا پیاسا رسولؐ اللہ کا پیارا نواسا
ادب کہتا ہے تو مت کچھ بیاں کر
محبت بولتی ہے سب عیاں کر

پیمبرؐ کی ہوئی جس وقت رحلت ② گئیں جنت میں جب خاتونِ جنت
علیؑ کی بھی ہوئی ثابت شہادت حسنؑ بھی ہو چکے دنیا سے رخصت
اکیلا پاکے آل مصطفیٰ کو
دیئے یہ دکھ حسین مجتبیٰ کو

دغا کے خط لکھے اہلِ خطا نے وفا ظاہر کی قوم بے وفا نے
ابا مطلق نہ کی آلِ عبا نے ③ کیا باور سب ابن مصطفیٰؐ نے
کہ ہیں نانا کی آخر اپنی اُمت
نہیں یہ عذر سے اقرار بیعت

چلا اس شہر سے جس وقت وہ ماہ سب اہل بیت جوں انجم تھے ہمراہ
مدینے میں اٹھی ایک نالہ و آہ ④ کہ جاتا ہے کہاں اے ون کے شاہ
در و دیوار سب کرتے ہیں فریاد
ہوئی ہے صبر کی بنیاد برباد

دلاسا دے ہوئے رخصت وطن سے کہ جیسے گل جدا ہووے چمن سے
کیا یوسف کو عریاں پیرہن سے ⑤ نکالا روح کو گویا کہ تن سے
غرض رخصت ہوا سالار دیں کا
مصمم قصد کر اُس سرزمیں کا

www.emarsiya.com

چلے منزل بہ منزل کربلا کو ⑥ کیا مختار کار اپنا رضا کو
خبر پہونچی اُدھر اہل دغا کو لکھا وہاں شام میں اس بے حیا کو
کہ سیّد کو کیا تدویر سے صید
کریں اب ذبح یا اُس کو رکھیں قید

اُدھر ہفتاد دو تن تھے تمامی ⑦ ہزاروں اس طرف کوفی و شامی
وہ سب سردار، سب مشہور نامی کیا موقوف اقرارِ غلامی
دغا دے کر مدینے سے بُلایا
اکیلا کرکے یاں کیسا ستایا

اگرچہ یاں بہت تعداد تھی کم ⑧ رہے ثابت قدم سلطانِ عالم
کیا کس طرح اس مصحف کو برہم مٹایا کیونکے وہ نقشِ مکرّم
رکھوں کس منہ سے ان پر نامِ اُمّت
زہے اُمّت زہے اسلامِ اُمّت

لکھا اُس بے حیا نے شام سے یہ ⑨ نہ نکلے صید اپنے دام سے یہ
مجھے منظور ہے اس کام سے یہ خلاصہ ہے مرے پیغام سے یہ
کہ آکر پاس میرے سرنواویں
حضورِ خلق بیعت کرکے جاؤیں

وَاِلّا کاٹ لاویں سر بہر طور ⑩ نہیں ہے دوسری تدبیر کچھ اور
شقی نے دل میں اپنے کچھ نہ کی غور نہیں دنیا میں اب تک یہ ہوا جور
گریں یکبارگی نہ سقف گردوں
کہ بیعت اُن سے چاہے اپنی ملعوں

غضب دیکھو نواسے کو نبیؐ کے ⑪ قیامت ہے کہ بیٹے کو وصیؑ
یہ ہوں بیہودہ پیغام اس شقی کے کروں مذکور کیا اس بے کسی کے
قیامت ہے غضب ہے بے بسی ہے
نبیؐ کی آل پر کیا بے کسی ہے

www.emarsiya.com

سُنا جس وقت سرور نے یہ پیغام ⑫ کہ بیعت چاہتا ہے حاکم شام
حقارت سے ہماری ہے اُسے کام نہیں منظور کچھ اعزاز و اکرام
یہ فرمایا کہ اتنا رحم کیجے
ہمیں اپنے وطن کی راہ دیجے

سُنا ابنِ زیاد اس بے حیا نے ⑬ کہ رخصت چاہی ابنِ مرتضیٰ نے
کہا فی الفور امیر اشقیا نے کہ اب ہرگز نہ دیجے ان کو جانے
کبھی سردار لشکر کے بلا کر
کہا جیتے نہ جانے پاویں سرورؑ

ہزار اور ایک کی کیا ہو لڑائی ⑭ قضا جام شہادت لے کر آئی
حیائے چشم ظاہر سب اٹھائی فراتِ اوّل شہ دیں سے چھڑائی
پیاسی کر کے ماری آلِ اطہرؑ
جنھوں کا باپ ہے ساقیٔ کوثرؑ

زیادہ سن کے کیفیت کو یاں کی ⑮ پھٹی جاتی ہے چھاتی انس و جاں کی
قلم کی طرح حالت ہے زباں کی مفصل تر نہیں طاقت بیاںؔ کی
خداوندا بحق پاک مرداں
مرا در سایہ اش محشور گرداں

مرثیہ

بروزِ تیغ لعیں جب حرم میں جاتے تھے ① تب اہل بیت پیمبرؐ انھیں سناتے تھے
جلا کبھو حرم محترم میں آتے تھے نبیؐ کی آل کا بھی خوں کبھو بہاتے تھے
کرے ہے روز جزا نے بیاںؔ قیامت دیر
کہ کھینچے پھرتے ہیں آلِ نبیؐ پہ یہ شمشیر

www.emarsiya.com